

۱۔ غزل - غلام حسین ایلچ پوری

عام طور پر شمالی ہند کو اردو ادب کا گہوارہ سمجھا جاتا ہے۔ اردو کے اہم شعرا مثلاً میر، غالب، سودا، درد وغیرہ اسی خطے سے اُبھرے۔ اسی زمانے میں جنوبی ہند میں قلی قطب شاہ، ولی دکنی اور سراج اورنگ آبادی وغیرہ مشہور ہوئے۔ سید غلام حسین چشتی ایلچ پوری نے وسط ہند میں شعر و سخن کی شمع جلائی۔

جان پہچان : سید غلام حسین چشتی ایلچ پوری ۱۷۱۸ء میں ایلچ پور (برار) میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد سید غلام حسن، صاحب کرامات بزرگ تھے۔ انھوں نے اپنے وطن کچھوچھ (یوپی) کو چھوڑ کر ایلچ پور میں سکونت اختیار کی تھی۔ سید غلام حسین پر اپنے والد کی صوفیانہ تعلیمات کے گہرے اثرات پائے جاتے ہیں۔ دیگر صوفیا کی طرح وہ بھی مذہبی رواداری اور ہندو مسلم اتحاد کے قائل تھے۔ ان کی نظم 'یک رنگ نامہ' قومی یکجہتی کو فروغ دینے والی ہے۔ 'قلندر نامہ'، 'اشغال نامہ'، 'سکھی نامہ' اور 'اودھو نامہ' بھی اسی قبیل کی نظمیں ہیں۔ انھوں نے اردو دیوان کے علاوہ ایک فارسی دیوان بھی چھوڑا۔ غلام حسین ایلچ پوری کا انتقال ایلچ پور میں ۱۷۹۵ء میں ہوا تھا۔

دردِ دل غیر کوں بتاؤں کیا کوئی ہمدرد نہیں ، سناؤں کیا
زخمِ سینے کے میرے ، سینے کوں کوئی جراح نہیں ، سلاؤں کیا
گل کے پانی ہوا ہے خونِ جگر دل کے ٹکڑے کسے دکھاؤں کیا
اپنے آنکھوں کی کیفیت کہہ کر چشمِ نرگس کتیں رُلاؤں کیا
بولِ سوسن ، زباں سوں حال اپنا غنچہ بستہ لب ہنساؤں کیا
داغِ سینے کا اپنے دکھلا کر گلِ لالہ کا دل جلاؤں کیا
روسیا ہی سوں رب حضور ، حسین
ہاتِ خالی ہوں ، اب لجاؤں کیا

معانی و اشارات

بتاؤں / سناؤں	{	بتاؤں / سناؤں (غزل کے قافیوں کا املا پرانی طرز کا ہے)	سوسن	-	ایک پھول کا نام
سناؤں		نہیں	غنچہ بستہ لب	-	منہ بند کلی
نہیں	-	آپریشن کرنے والا	سوں	-	سے
جراح	-	آنکھیں	رب حضور	-	رب کے سامنے
آنکھوں	-	ایک پھول کا نام جو آنکھ کی طرح ہوتا ہے	ہات	-	ہاتھ
نرگس	-	کو	لجاؤں	-	لے جاؤں
کتیں	-				

- * شاعر کے حال دل سنانے سے سون پر ہوئے اثر کو بیان کیجیے۔
- * غزل سے ایک ایسا لفظ لکھیے جس کا املا یکساں ہے مگر معنی مختلف ہیں۔
- * غزل میں آئے لفظ 'گل' کو شعر کی مناسبت سے اعراب لگائیے۔
- * غزل میں آنکھ کی جمع 'انکھاں' استعمال کیا گیا ہے۔ ایسے دو لفظ لکھیے جن کی اس طرح جمع بنائی جاتی ہو۔
- * پھولوں سے متعلق چند اشعار تلاش کر کے اپنی بیاض میں لکھیے۔
- * انٹرنیٹ پر دلی دکنی اور سراج اورنگ آبادی کی غزلیں تلاش کیجیے۔

* درج ذیل شعر کا مطلب لکھیے:

زخمِ سینے کے میرے سینے کوں
کوئی جراح نہیں سلاووں کیا

* ذیل کا خاکہ مکمل کیجیے۔

سید غلام حسین چشتی

جائے پیدائش والد کا نام قومی یکجہتی والی نظم جائے وفات

* شاعر کے در دل نہ سنانے کا سبب بیان کیجیے۔

* چشمِ زگس کے رونے کی وجہ لکھیے۔

* شعر کی تشریح کیجیے۔

داغِ سینے کا اپنے دکھلا کر
گلِ لالہ کا دل جلاووں کیا



۲۔ غزل = مرزا محمد رفیع سودا

میر تقی میر اردو کے عظیم المرتبت شاعر ہیں۔ ایک مرتبہ ان سے کسی نے پوچھا ہمارے زمانے میں شاعر کتنے ہیں؟ اس کے جواب میں میر نے شاعروں کی تعداد پونے تین بتائی تھی۔ اس سخت انتخاب میں سودا بھی شامل تھے۔

جان پہچان: مرزا محمد رفیع سودا ۱۷۰۶ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ شاہ حاتم ان کے استاد تھے جو انھیں فخر سے 'پہلوانِ سخن' کہا کرتے تھے۔ بادشاہِ وقت شاہ عالم آفتاب ان سے مشورہٴ سخن کیا کرتے تھے۔ سودا نے غزل، قصیدہ، مثنوی، ہجو اور شہر آشوب وغیرہ اصناف میں طبع آزمائی کی۔ زور بیان، شوکتِ الفاظ اور لہجے کی بلند آہنگی ان کے کلام کی خصوصیات ہیں۔ ۲۶ جون ۱۷۸۱ء کو لکھنؤ میں سودا کا انتقال ہوا۔

ہم اپنا ہی دم اور قدم دیکھتے ہیں
سو یک قطرہٴ مے میں ہم دیکھتے ہیں
تماشائے دیر و حرم دیکھتے ہیں
چمن کو ترے کوئی دم دیکھتے ہیں
جو کچھ دوست اپنے سے ہم دیکھتے ہیں
جو نامہ اسے کر رقم دیکھتے ہیں

گدا دستِ اہلِ کرم دیکھتے ہیں
نہ دیکھا جو کچھ جام میں جم نے اپنے
غرض کفر سے کچھ نہ دیں سے ہے مطلب
حبابِ لب جو ہیں اے باغباں ہم
خدا دشمنوں کو نہ وہ کچھ دکھاوے
مٹا جائے ہے حرفِ حرفِ آنسوؤں سے

مگر تجھ سے رنجیدہ خاطر ہے سودا
اسے تیرے کوچے میں کم دیکھتے ہیں

معانی و اشارات

گدا	- فقیر	حباب	- بلبہ
دست	- ہاتھ	لب جو	- نہر کا کنارہ
جم	- جمشید بادشاہ	رقم کرنا	- لکھنا
دیر	- مندر، بت خانہ	مگر	- شاید
حرم	- مسجد	رنجیدہ خاطر	- ناراض

مشق

تلمیح

درج ذیل شعر کو پڑھ کر بتائیے کہ اس میں آنے والے
حوالوں کا شعر سے کیا تعلق ہے۔
دشت تو دشت ہے دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحرِ ظلمات میں دوڑا دیے گھوڑے ہم نے
شاعر جب اپنے کلام میں کسی تاریخی واقعے، فرضی حکایت یا
مذہبی قصے کی طرف اشارہ کرتا ہے اور اس طرح شعر میں آنے والے
حوالے کا شعر کے مفہوم سے گہرا تعلق ہوتا ہے تو شعر کی اس خوبی کو
’تلمیح‘ کی صنعت کہتے ہیں۔

تلمیح کے اشعار کی کچھ اور مثالیں۔

جاں نثارِ ازلی شیرِ دکن کا وارث
پیشواؤں کے گرجتے ہوئے رن کا وارث
تم کرو صاحبِ قرانی، جب تک
ہے طلسمِ روز و شب کا درگھلا
ابنِ مریم ہوا کرے کوئی
میرے دکھ کی دوا کرے کوئی
کیا کہا خضر نے سکندر سے
اب کسے رہنما کرے کوئی

* سودا کی غزل میں تلمیح کا شعر تلاش کیجیے۔

* نیچے دیے ہوئے لفظوں کے متضاد الفاظ غزل میں تلاش کر کے لکھیے:

اہلِ کرم، اسلام، دیر، دوست

* مگر تجھ سے رنجیدہ خاطر ہے سودا
اسے تیرے کوچے میں کم دیکھتے ہیں
یہ شعر ہے۔

(الف) مطلع (ب) مقطع

* ’کرم، قدم، ہم، حرم، دم، رقم، کم‘ غزل میں یہ قافیے آئے
ہیں۔ دو نئے قافیے لکھیے۔

* اشعار کی تشریح کیجیے۔

۱۔ خدا دشمنوں کو نہ وہ کچھ دکھاوے

جو کچھ دوست اپنے سے ہم دیکھتے ہیں

۲۔ غرض کفر سے کچھ نہ دیں سے ہے مطلب

تماشائے دیر و حرم دیکھتے ہیں

* ’زندگی مختصر اور ناپائدار ہے‘ اس مفہوم کو ادا کرنے والا شعر
لکھیے۔

* خودداری اور خود اعتمادی کو ظاہر کرنے والا شعر لکھیے۔

* اپنے دوستوں کے ساتھ درج ذیل نکات پر بات چیت کیجیے۔

۱۔ زندگی میں دوست کی اہمیت و ضرورت

۲۔ اپنے کسی دوست کا کوئی یادگار واقعہ